tle — KHITAAB-E-FAZIL TARJUMA MEEZAAN-E-ADIL.
ctu — Sayyed Riyazul Hasan; Sayyed Sibtain; Sayyed Raza
blisher — Noorul Matabe (Lucknow).
ate — 1341 H
ges — 40.
bjects —

ملنے کا پتہ سکریٹری انجمن مؤید العلوم مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

ان الدین عند اللہ الاسلام

سلسلۂ تصانیف انجمن مؤید العلوم نمبر ۳

خطاب فاصل

ترجمہ

میزان عادل

از

جناب مستطاب فخر الملۃ المتکلمین مولانا مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین صدر انجمن مؤید العلوم لکھنؤ

باہتمام سید ریاض الحسن

نور المطابع لکھنؤ میں چھپا

قیمت ۱۲؍

باسمہ سبحانہ

تمہید کتاب

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا
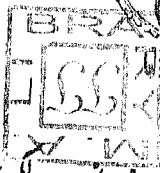
مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے طلاب اُن عظیم مراحل کو دیکھتے ہوئے جو انہیں قلیل مدت
میں طے کرنے ہیں اسبات کے مستحق ہیں کہ جہاں تک اُن کے لئے منزل کی تسہیل ممکن
ہو اسمیں پہلوتہی نہ کیجائے. اگرچہ اُن کی بلند استعداد اور فاضلیت اس امر کی ہرگز
محتاج نہیں کہ زبان عربی کو اردو کر کے اُن کی مدد کیجائے لیکن اسمیں کوئی
شک نہیں کہ مفید استدلالوں کا ذخیرہ ایک جگہ جمع کر دینے سے اُنکے لیے
آسانیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور اُن کا وہ وقت عزیز جو اُن مطالب کے تلاش میں
صرف ہوتا ہے کسی دوسرے ضروری کام میں کام آسکتا ہے اور یہ ایک کار آمد امداد ہے.
چونکہ ان فاضل طلاب کی فرائض سے یہی ہے کہ وہ دین مسیحی کے مقابلہ میں اسلامی
طریقہ کی ترجیح ثابت کریں یا آئین یہود کو باطل ثابت کر کے اسلام کی حقیقت کو
واضح کریں اور اس مطلب کے لیے رسالہ مختصرہ میزان عادل جو علامہ سید رضا
بن حجۃ الاسلام سید محمد مہدی کے تصنیف سے ہے کافی و وافی تھا لہذا مرجع
الانام حجۃ الاسلام ناصر شریعۃ جدہ خیر الانام الکاشف لبنا النوارہ حجب الظلام
المزری باشعۃ افاداتہ البدر التمام البحر الطمطام والبحر السنۃ المعتام زین اللیالی
والایام عماد المجتہدین الکرام ثمال الزمن جناب مولانا المولوی السید
نجم الحسن صاحب قبلہ ادام اللہ برکاتہ العالیہ نے مجھے اس کے ترجمہ
کرنے کے لیے مامور فرمایا تصنیف تو بہت بڑی چیز ہے لیکن ترجمہ کرنا بھی

میری نظر میں مشکل تھا تاہم امر عالی نے اپنے برکات سے میری تائید
کی تاآنکہ یہ ترجمہ تمام ہوا اور میں نے اس ترجمہ کا نام خطاب فاضل رکھا
میں اس ناچیز خدمت کو انجمن موید العلوم کے لیے نامزد کرتا ہوں ؎
گر قبول افتد زہے عز و شرف"

سبط حسن النقوی
مصنف ثانی الاربعین
۱۳۴۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس خدا کا شکر جس نے اپنے حکم مین کسی کو شریک نہین کیا نہ اُسکی بی بی ہے نہ بچہ
اور خدا کا درود و سلام اُسکے پیغمبر خاتم النبیین پر جو اُسکے راہ کا رہبر ہے یعنی محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ پر اور اُنکے پاکیزہ آل اور منتخب اصحاب پر۔ مین نے
یہ مختصر رسالہ جو اہل کتاب و اہل اسلام کے عقیدون کا فرق بیان کرتا ہے
بعض برادران ایمانی کی فرمائش اور علم توحید کی خدمت کے لیے تحریر کیا اور اسکا
نام **میزان عادل** رکھا۔

یہ رسالہ تین مقصدون مین منقسم ہے **مقصد اول** مین الوہیت کا بیان ہے
مقصد دوم مین نبوت کا ذکر ہے **تیسرے مقصد** مین کتب مقدسہ کا تذکرہ ہے
خدا سے دعا کرتا ہون کہ وہ مجھے قولی اور عملی لغزشون سے محفوظ رکھے اور اس
تصنیف کو اپنے ہی لیے مخصوص سمجھے کیونکہ وہ محسن اور بڑا مہربان ہے۔

چند تنبیہین پہلی تنبیہ یہ ہے کہ جب ہم ان تینون[ع ۵] ملتون مین سے کسی ایک ملت
کی طرف کسی عقیدہ کو منسوب کرینگے تو دو مین سے ایک بات نسبت کی صحت
کیلئے ضرور ہوگی یا تو[۱] وہ ملت اسبات پر یون متفق ہوگی کہ شاذ و نادر کے سوا کسیکو
اسمین اختلاف نہوگا۔ یا وہ[۲] اُنکی کسی کتاب معتبر سے ماخوذ ہوگا۔

مقصد اول

ع ۵۔ یہودی۔ نصرانی۔ مسلمان ۱۲ مترجم۔

دوسری تنبیہ یہ ہے کہ دلالت سے مراد ہماری وہ لفظ صریح ہے جس میں
تاویل کی گنجائش نہو۔

تیسری تنبیہ یہ ہے کہ ہماری اس کتاب میں جہاں کہیں خدا یا اُسکے رسولوں
کی طرف برائیوں کی نسبت نظر آئے تو ایسا خیال نکرنا چاہیے کہ ہم نے معاذ اللہ
بے تہذیبی کی کیونکہ ہماری غرض تو یہ ہے کہ وہ فریق جس کے عقیدے سے
ایسی باتیں ثابت ہوں وہ مورد الزام قرار پائے۔

چوتھی تنبیہ یہ ہے کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے توریت جناب موسیٰ پر اور انجیل
جناب عیسیٰ پر اور دوسری کتابیں اور پیغمبروں پر نازل فرمائیں اور وہ سب کی
سب مقدس کتابیں ہیں لیکن وہ کتابیں جو آج کل ان ناموں سے مشہور ہیں
وہ نہیں ہیں جو نازل ہوئی تھیں جیسا کہ تیسرے مقصد میں معلوم ہوگا۔
جب کبھی ہم توریت وانجیل کا ذکر سبکی اور استخفاف کیساتھ کریں تو اُس سے
مراد ہماری وہی توریت وانجیل ہوگی جو اب اہل کتاب میں اس نام سے موسوم ہے
نہ وہ جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔

پانچویں تنبیہ میں مصنف نے سفروں کے حوالے دیتے ہوئے اپنے مقرر
کردہ رموز کے تصریحات بیان کیے ہیں چونکہ ہم نے رموز کو توضیح مطلب
میں مخل سمجھا اسلئے ہم نے بجائے رموز ترجمہ میں تصریحات سے کام لیا اور یہ تنبیہ
بیفائدہ سمجھکر چھوڑ دیا گیا۔ (مترجم)

جتنی قرآنی آیتیں ہیں اُن کا بیان سورہ کا ذکر اور آیت کا شمار بتا کر کیا جائیگا۔

شروع کے پہلے ہم ایک یہ فوائد مقاصد ذکر کرتے ہین ۔

پہلا فائدہ عقائد کا علم ایک ایسا علم ہے جس سے انسان کو جاہل رہنا زیبا نہین کیونکہ جب انسان عاقل کا فرد کامل ہوتا ہے تو وہ لوگون کو دو قسمون پر منقسم دیکھتا ہے ایک وہ قسم جو طبیعت کی طرف منسوب ہو کر طبیعین کہے جاتے ہین دوسرے وہ جو ملت کی طرف منسوب ہو کر ملیین کے لقب سے ملقب ہین۔ پھر وہ ملیین کو اسبات پر متفق پاتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے لیے ایک دوسرا ابدی عالم درپیش ہے اور صانع عالم کا ایک مخصوص دین ہے جو اسپر عمل کریگا اس دوسرے عالم مین اسکو فائدہ پہونچیگا اور ہمیشہ کے لیے سعادت حاصل ہوگی اور جو شخص اسکے دین کے برخلاف عملدرآمد کریگا وہ ہمیشہ کے لیے شقی اور بدبخت ہوجائیگا ایسے اختلاف کو معلوم کرکے یہ شخص بمقتضاے فطرت اسبات پر مجبور ہوگا کہ وہ بحث و نظر کرکے دو باتون مین سے ایک بات کو طے کرلے یا تو وہ صانع عالم کا یقین کریگا اور ایسی صورت مین اسے لازم ہوگا کہ وہ اسکی مخصوص دین کی شناخت مین کوشش اور سعی کرے اور اسکی امتثال احکام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے تاکہ عذاب الیم ابدی سے رہا ہو کر نعیم سرمدی سے مشرف ہو اور اگر ایسا اختلاف عظیم دیکھکر اس شخص نے بحث و تفحص سے کام نلیا تو پھر خطر عظیم سے بچ نہین سکتا ۔

دوسرا فائدہ خدا اور اسکے احکام کا پتا الہی کتابون سے نہین ملسکتا کیونکہ ان کتابون کو جبھی خدا کی طرف منسوب کرسکتے ہین جب خدا کا علم پہلے سے موجود ہو اسی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ خدا کی شناخت اور ان چیزون کی معرفت جو وجود خدا پر مترتب ہین صرف عقل ہی کے ذریعے سے ہوسکتی ہے ۔

تیسرا فائدہ عقل کے احکام دو طرح کے ہوتے ہین ایک بدیہی ۔ یہ وہ ہین جنکے

ساتھ حکم کرنے مین عقل کسی واسطہ کی احتیاج نہین رکھتی ۔ اور وہ عقل کے سامنے ویسی ہی نمایان ہین جیسی حواس کے سامنے محسوسات! انمین کسی قسم کا ریب و شک نہین ہوتا ۔ ان بدیہیات کو اولیات بھی کہتے ہین ۔

دوسرے نظری یہ وہ ہین جن کا اثبات اولیات کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے ہم اسمقام پر پانچ بدیہی چیزون سے کام لینا چاہتے ہین اور وہ یہ ہین ۔

(۱) کوئی شئے اپنے سے پہلی نہین ہوسکتی (۲) ایسا نہین ہوسکتا کہ کوئی شئی کسی شئی سے مقدم بھی ہو موخر بھی (۳) وہ برابر چیزین جن کا کوئی ترجیح دینیوالا نہو انمین سے ایک ہی موجود نہین ہوسکتی (۴) دو متلازم چیزین اگر ہونگی تو ساتھ ہی ہونگی یہ نہین ہوسکتا کہ ملزوم ہو اور اُسکا لازم نہو (۵) نقیضین کسی ایک مقام مین ایک ہی وقت اور ایک ہی جہت سے نہ جمع ہوسکتی ہین نہ اُٹھ سکتی ہین ۔

چوتھا فائدہ وہ صورت جو ذہن مین آئے اگر وہ خارجی وجود کے اعتبار سے دیکھی جائے تو تین حالون سے خالی نہوگی یا تو وہ واجب لذاتہ ہوگی (واجب لذاتہ اُسے کہتے ہین جس کا وجود عقل کے نزدیک ذاتاً لازم ہو اور اُسکا عدم ذاتاً ممتنع ہو) اسکو قدم لازم ہے ۔ یا وہ صورت ممتنع لذاتہ ہوگی (ممتنع لذاتہ وہ ہے جسکا وجود عقل کے نزدیک اُسکی ذات کو دیکھتے ہوے نہو سکے ۔) یعنی عدم اسکا مقتضائے ذات ہو ۔ یا وہ صورت ممکن لذاتہ ہوگی (اور ممکن وہ چیز ہے جس کے لئے عقل وجود و عدم دونون کو برابر تجویز کرتی ہو اسکو حدوث لازم ہے ۔ اسمین کوئی شک نہین کہ ممتنع کی صورت ذہن مین آتی ہے اور اُسکا تصور ہوسکتا ہے جیسے وہ جسم جو کسی مکان مین نہو اور اسمین بھی کلام نہین کہ تیسری قسم (ممکن) بھی عالم محسوسات مین موجود ہے اور وہ دنیا کی تمام چیزین ہین جو انسان کے روبرو ہین ۔ اب جو کچھ اختلاف ہے وہ وجود قسم اول مین ہے ۔ یعنی آیا واجب موجود ہے یا نہین

جتنی بحثین آئندہ آئینگی اُن کا دارومدار اسی پر ہے وہ تمام بحثین تین مقصدون
مین ختم ہو جائینگی۔

پہلا مقصد الوہیت مین

پہلا سبق جسے اللہ کہتے ہین وہ صانع عالم اور قدیم ذاتی اور واجب الوجود لذاتہ
ہے گنتی سے لوگون کے علاوہ جتنے عقلا ہین اُن سب نے ایسی ذات کے وجود پر اتفاق
کیا ہے کیونکہ صحیح عقلون نے اُسکے وجود کی گواہی دی ہے اور تمام موجودات نے
اپنے وجود مین محتاج ہوکر اسکا پتا بتایا ہے

وجود باری پر استدلال

جس موجود ہستی کا ہم ادراک کرسکتے ہین اور ہمارے حواس اُسے سمجھ سکتے ہین
وہ دو حال سے خالی نہین ہین یا وہ عین ہین یا عرض۔ عین سے مراد ہماری کل
اجسام ہین یا اجسام کے اجزا۔ اور عرض سے مراد وہ صفتین ہین جو اجسام یا اجزائے
اجسام مین پائی جاتی ہین جتنی چیزون کا اعیان مین شمار ہے وہ سب کی سب حادث
ہین کیونکہ وہ کبھی حرکت[۱] وسکون سے خالی نہین ہوتین۔ اور یہ دونون حادث ہین اور
جو چیز حادث سے الگ[۲] نہو سکے وہ بھی حادث ہے۔ رہگئے اعراض (یعنی وہ صفتین
جو اجسام مین پائی جاتی ہین) وہ بھی حادث ہین کیونکہ اُن کو محل کی احتیاج ہوتی
ہوتی ہے اور حدوث محل کا بیان ہوچکا۔ اور جس چیز کو حادث کی احتیاج

---

۱ [illegible]

۲ [illegible]

دوسرا سبق چونکہ بیان سابق سے معلوم ہو چکا کہ جوہر و عرض دونو حادث ہیں اسلئے ایسا امر جسے ہم خدا مانتے ہیں وہ نہ جوہر ہوگا نہ عرض اور نہ وہ اپنے غیر کا ضد ہوگا کیونکہ ضدیت اُن دو وجودی چیزوں میں ہوتی ہے جو کہ یکے بعد دیگرے ایک ہی محل میں آسکیں لیکن ایک ہی وقت میں جمع نہو سکیں (جیسے سیاہی اور سفیدی) تو اگر خدا کسی کا ضد ہو تو اپنے ضد کے بعد کسی محل میں آسکیگا اور ایسی صورت میں وہ حادث ہوگا۔ اور نہ اُسمیں اور دوسری چیز کے مابین مماثلت ہو سکتی ہے کیونکہ جب دو چیزوں میں مماثلت ہوتی ہے تو اُنکے درمیان میں ایک وجہ مشترک ہوتی ہے جس میں وہ دونو شریک ہوتے ہیں اور جس کی وجہ سے مماثلت پیدا ہو سکتی ہے اور ایک اور چیز بھی ضروری ہے جو اُن دونوں میں فرق پیدا کرے تاکہ وہ دو رہیں اور ایک نہو جائیں اسلئے اگر جناب باری اور کسی اور شے میں مماثلت تسلیم کیجائے تو وہ وجہ ممیز (جو اُن دونوں میں فرق کرتی ہے) اور وجہ جامع سے مرکب ہوگا اور چونکہ مرکب اپنی اجزا کا محتاج ہوتا ہے اسلئے وہ بھی محتاج ہوگا حالانکہ واجب بالذات ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔

تیسرا سبق ان بیانات سے اہل کتاب کے وہ تمام بیانات باطل ثابت ہوتے ہیں جو وہ کہتے ہیں یا جن کا اُن کی کتابوں میں تذکرہ ہے کہ خدا انسان کی صورت ہو گیا کہ

اُسکے بال صاف اور ستھرے اُون کی طرح ہین یا یہ کہ اُسکے دو پاؤن ہین جو نیلی عقیق
شفاف کے مانند ہین یا یہ کہ اُسکے دونون گھٹنون کا فوقانی حصہ چمکدار پیتل کیطرح ہی
اور تحتانی حصہ ایسا ہے جیسے دہکتی ہوئی آگ یا یہ کہ اُسکا لباس برف کی طرح سپید ہے
یا یہ کہ اُسکے دامن سے ہیکل بھر گئی یا یہ کہ اُسکا منظر ویسا ہی ہو جیسے یشب اور عقیق اور
دھنک کا ہوتا ہی یا یہ کہ آدم و حوا نے اُسکی آواز جنت مین چلتے ہوے سنی یا یہ کہ
وہ طور سینا کی چوٹی پر اُترا یا یہ کہ وہ ابر مین آیا اور جناب موسیٰ اُسکے پاس ٹھہر گئے
اور اُسکا نام لیکر پکارا تب خدا اُنکے آگے آگے چلا یا یہ کہ اُسنے صیہون کو اپنے
رہنے کیلئے پسند کیا یہ تمام باتین ایسی ہین جن سے خدا بلند و برتر ہے -

چوتھا سبق اسمین شک نہین کہ خدا ہر چیز کو جانتا ہے کیونکہ اُسی نے تمام چیزونکو بنایا ہے اور بنانا بغیر ارادہ ہو نہین سکتا پھر کیونکر ممکن ہے کہ جو چیز مراد ہو وہ معلوم نہ ہو اور دونون بہی اسکا علم ثابت ہے کہ اُسکی بنائی ہوئی چیزین ممکن ہین اور ممکن جس طرح اپنے وجود مین علت کا محتاج ہے اُسیطرح اپنے باقی رہنے مین محتاج علت ہے ورنہ ممکن ممکن نہ رہیگا بلکہ وہ واجب ہو جائیگا اور یہ محال ہے کیونکہ کوئی شے اپنی حقیقت کو چھوڑ نہین سکتی اور جب ثابت ہوا کہ تمام چیزین اپنے باقی رہنے مین اسکی محتاج ہین تو لامحالہ اُسکا علم ہر حال اور ہر زمانہ مین اُن چیزون پر محیط ہوگا یہ ایک ایسا احاطہ ہوگا جس کے حاصل کرنے مین نہ ترتیب مقدمات کی ضرورت ہوگی نہ علامتون کی دیکھ بھال کی نہ کسی آلہ کے استعمال کی کیونکہ ان واسطون کی ضرورت اُن لوگون کو ہوتی ہے جن کے علم کسبی ہوتے ہین لیکن خدا کا علم ایسا نہین ہے بلکہ وہ تمام موجودات کا احاطہ یون کئے ہوے ہے کہ اسپر نہ کوئی چیز مخفی ہے نہ مشتبہ ورنہ وہ اُن کی تدبیر کرنے سے عاجز ہوگا اور خدا اس سے بلند و برتر ہے۔

پانچوان سبق پہلی باتون پر نظر کرنے سے یہ باتین مخفی نہین رہ سکتین کہ توریت رائجہ کے یہ مضامین بالکل غلط ہین کہ خدا نے جب بنی اسرائیل سے اسبات کا وعدہ کیا کہ مین تمھین فرعون اور اہل مصر کی ذلیل کن باتون سے نجات دونگا

اور مصریوں کی ہر پہلوٹھی اولاد کو برباد کردونگا تو اُن کو حکم دیا کہ وہ ذبیحہ ذبح کرکے
اپنے دروازوں کو اسکے لہو سے رنگ دیں تاکہ یہ لہو خدا کیلئے شناخت کی
علامت ہو اور جب خدا مصر میں آئے تو انھیں دروازوں کے ذریعہ
سے دوست دشمن میں امتیاز کرے جس دروازے پر لہو کا رنگ نظر آئیگا
وہ اُسے چھوڑ دیگا غلط ہونے کی دلیل یہ ہے کہ علامت کی احتیاج اسے
ہوتی ہے جسے اشتباہ کا خوف ہو اور یہ بھی غلط ہے کہ آدم و حوا نے جب خدا
کی آواز سنی تو وہ درختوں میں چھپ گئے تب خدا نے آدم کو پکار کے پوچھا
کہ تم کہاں ہو اور یہ بھی کہ خدا نے آدم سے کہا کہ تمکو ننگا ہونے کی خبر
کس نے دی کیا تم نے اس درخت سے کھایا جس کے کھانے کو میں نے
تمہیں منع کیا تھا یہ بھی انجیل رائج کا مضمون غلط ہے کہ خدا کی جہالت
لوگوں کی جہالت سے زیادہ محکم تر ہے (کیونکہ اسمیں خدا کی جہل کا اثبات ہے)
(۵) نمبر پانچ و قصۂ آدم جو تکوین کے تیسرے باب میں مذکور ہے اسکی دیکھنے
سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) آدم کو گندم کھانے کے قبل بالکل سمجھ
نہ تھی حتی اینکہ ان کو اپنا برہنہ ہونا معلوم نہ تھا (۲) گیہوں کھا چکے بعد آدم

[illegible]

معرفت مین خدا کے مانند ہوگئے (۳) خدا معرفتون کو برا سمجھتا ہے جبھی تو اُسنے ایسی چیز کے کھانے سے منع کیا تھا جسکا نتیجہ اچھائی اور برائی کی معرفت تھی (۴) جس کو فہم نہو خدا اُسکو بھی تکلیف دیتا ہے (۵) ایک اور درخت بھی ہے اگر کوئی اسکا ثمر کھائے تو ہمیشہ کی زندگی مین خدا کا شریک ہوجائے۔

چھٹا سبق خدا وعدہ خلافی نہین کرتا اگر وعدہ خلافی اُسکے لیے تجویز کیجائے تو خدا کے وعدون کا کوئی اعتبار نہ رہے اور نہ اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیجانب کوئی شے مرغّب ہوسکی نیز اسلئے بھی وعدہ خلافی اسکے لیے ثابت نہین ہوسکتی کہ وہ قبیح ہے اور جاہل قبیح کے سوا کوئی ارتکاب قبیح نہین کرتا یا وہ شخص اسکا ارتکاب کرتا ہے جس کو قبیح کے بجا لانے کی احتیاج ہو حالانکہ خدا جہالت اور احتیاج دونون سے بلند ہے۔

ساتوان سبق مضمون سابق سے یہ بات معلوم ہوسکیگی کہ توریت رائج مین یہ مضمون "کہ خدا نے عالی کاہن سے اسبات کا وعدہ کیا کہ کہانت اسکی ذریت مین ہمیشہ باقی رکھیگا پھر اُسکے بعد کہانت اسکی ذریت سے نکال کر دوسرونکو دیدی" بالکل غلط ہے یونہی یہ بھی باطل ہے کہ شاول سے خدا نے وعدہ کیا کہ تمھاری سلطنت ہمیشہ باقی رہیگی پھر اس سے موتھ پھیر لیا اور بادشاہت اورون کو دیدی۔

آٹھوان سبق خدا حکیم ہے وہ کوئی فعل بلا فائدہ نہین کرتا کیونکہ عبث قبیح ہی اور خدا کے علم محیط سے اسکا قبیح ہونا باہر نہین اور ایسی چیز کے ارتکاب کی ضرورت و احتیاج بھی نہین کیونکہ وہ ہر شئے سے مستغنی ہی اور چونکہ وہ عالم بھی ہے اور حکیم بھی اسلیئے کسی فعل پر پشیمان ہونا محال ہی کیونکہ ندامت اسیپر ہی فعال پیہ ہوتی ہی جن کا ارتکاب انجام کی لاعلمی کیوجہ سے ہوتا ہے یا اُن کی ارتکاب کی احتیاج ہوتی ہے یا بطریق عبث کوئی بات کی تھی پھر جب انجام کا علم حاصل ہو یا احتیاج نہ رہے یا نادانی پر عقل غالب آئے تو ندامت کا موقع پیش آتا ہی اور انسان یون تاسف کرتا ہی کہ کاش ایسا فعل مجھ سے سرزد نہوتا حالانکہ خدا علیم ہے پھر کسی چیز سے جہالت کیون ہوگی اور وہ غنی بھی ہی پھر کسی شئے کی احتیاج کیون ہوگی اور وہ حکیم بھی ہے پھر عبث کیون کرے گا۔

نوان سبق آٹھوین سبق کے مضمون سے توریت رائج کا یہ مضمون غلط ثابت ہوتا ہی کہ خدا آدمی انسان کو بناکر پچھتایا اور شاؤل کو بادشاہ بناکر نادم ہوا کیونکہ اُسنے اپنے وعدے کے خلاف کیا اور اپنی بات پوری نہ کی۔

دسوان سبق جس طرح خدا اپنے مخلوقات سے مشابہ نہین ویسی ہی اُس کے صفات بھی مخلوقین کے صفات سے بلند و برتر ہین تو لا محالہ اسکا علم و قدرت و قوت وغیرہ علم و قدرت و قوت مخلوقات سے مشابہ نہین ہی کیونکہ اس کی صفات قدیم بھی ہین و اجب بھی (کیونکہ مرجع صفات ذات ہی) اور مخلوقین کے صفات حادث بھی ہین اور ممکن بھی۔

[illegible]

گیارہوان سبق مضمون سابق سے توریت رائج کا یہ مضمون غلط ثابت ہوتا ہی
کہ خدا یعقوب سے شب بھر کشتی لڑتا رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی جب اُس نے دیکھا
کہ وہ یعقوب پر غالب نہین آتا تو اُسنے یعقوب کی ران پر اس زور سے مارا کہ
ان کا کولا اتر گیا اور کہا کہ بس اب مجھے چھوڑ دو کیونکہ صبح ہوگئی ہے یعقوب نے کہا کہ
مین اُسوقت تک نہ چھوڑ دونگا جب تک تو مجھے برکت نہ دیگا۔

بارہوان سبق اسمین کوئی شک نہین کہ خدا ایک ہے اُسکا کوئی شریک نہین
ہی کیونکہ اگر اُسکا کوئی شریک ہوتا تو وجوب وجود مین دونو مشترک ہوتے اور کوئی
چیز ایسی بھی ہوتی جو دونو مین تفرقہ کرتی ورنہ تعدد باطل ہوگا۔ اور جب مشترک
اور ممیز دونون ہونگے تو واجب مرکب ہوگا اور جب مرکب ہوگا تو اپنے اجزا کا
محتاج ہوگا حالانکہ واجب لذاتہ محتاج نہین ہوتا نیز اس دلیل سے بھی نفی
شریک ہوسکتی ہی کہ اگر جسم معین کی حرکت دینے کا خدا ارادہ کرے تو یا اُس کا
شریک اُسکے ارادے کے بعد اس جسم کے ساکن کرنیکا ارادہ نہ کرسکیگا یا کرسکیگا
اگر ارادہ نہ کرسکیگا تو لامحالہ شریک مغلوب ہوگا اور خدا کا ارادہ اُسکے ارادے کو دبا
دیگا تو ایسا شریک مخلوق ہوگا نہ خالق۔ اور اگر وہ اُس جسم کے ساکن کرنیکا ارادہ کرسکیگا
تو تین باتون مین سے کوئی ایک بات ضرور پائی جائیگی (۱) یا دونون ارادے نافذ ہونگے
(ارادہ متحرک حرکت دیگا اور ارادہ مسکن سکون پیدا کریگا) یہ محال ہے کیونکہ کسی جسم
مین اجتماع حرکت وسکون غیر معقول اور ناممکن ہی۔ (۲) یا دونون مین سے کسیکا ارادہ
نافذ نہوگا یہ بھی غیر معقول ہی کیونکہ ناممکن ہی کہ جسم کسی وقت حرکت وسکون دونون سے خالی ہو۔

[illegible] یعقوب [illegible] کشتی [illegible] ران [illegible] پیدایش فقرہ ۲۴ باب ۳۲ [illegible] ۱۲ [illegible]

(۳) یا یہ کہ ایک کا ارادہ نافذ ہوگا اور دوسرے کا ارادہ نافذ نہوگا یہ صورت ممکن ہے
لیکن جس کا ارادہ نافذ ہوگا وہی خدا ہے اور جس کا ارادہ نافذ نہیں ہوسکتا وہ
شریک نہیں ہوسکتا بلکہ مخلوق عاجز ہوگا۔

تیرہواں سبق اس بیان سے معلوم ہوا کہ عقیدہ نصاریٰ (جو اُن کا مخصوص
عقیدہ ہے) کہ خدا تین اقنیموں سے مرکب ہے (۱) باپ (۲) بیٹا (۳) روح قدس
اور یہ تینوں ایک ہیں باطل ہے اور ہم اُن سے یہ سوالات کرینگے جو ذیل
میں مذکور ہیں (۱) ایک کے تین ہونے اور تین کے ایک ہونے کے کیا معنی ہیں
(۲) کیا جائز ہے کہ انبیا اور مرسلین تثلیث سے جاہل ہوں اور وہ اپنے رب کو نہ پہچانیں
کیونکہ انھوں نے تثلیث کا ذکر نہ صراحۃً کیا ہے نہ اشارۃً۔ (۳) یہ عقیدہ کہاں سے
لیا گیا۔ کیا جناب عیسیٰؑ کے اس قول سے جو انھوں نے خدا سے خطاب کرکے
کہا تھا کہ "زندگی جاودانی تیری معرفت ہی تو فقط خدائے حقیقی ہے اور یسوع مسیح
تیرا پیغمبر ہے۔ یا جناب عیسیٰؑ کے اس قول سے ماخوذ ہے جو آپنے اس کاتب سے
کہا تھا جس نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ سب میں اول کون سی وصیت ہے۔ تب آپنے
فرمایا کہ اے اسرائیل سن "پہلی وصیت یہ ہے کہ ہمارا رب ہمارا اله ہی اور وہ ایک
ہی ہے۔ یا جناب عیسیٰؑ کے اس قول سے ماخوذ ہے جو بسبیل انکار آپنے اس
شخص سے کہا تھا جس نے آپ کو معلم صالح کہکے پکارا تھا "مجھے کیوں صالح

کہکے پکارتا ہی صالح تو ایک ہی ہی اور وہ اللہ ہے۔ یا جناب عیسیٰ کے اُس قول سے
ماخوذ ہے جو آپنے مریم مجدلیہ سے فرمایا تھا کہ میری بہنون سے جاکر کہو کہ مین تمہارے
اور اپنے باپ اور تمہارے خدا اور اپنے خدا کی طرف جاتا ہون۔ یا آپ کے
اس قول سے ماخوذ ہی کہ ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا اے
میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا۔ یا یہ عقیدہ جناب عیسیٰ کے نماز پڑھنے
اور تضرع و استغاثہ کرنے سے سمجھا گیا جو آپ درگاہ باری مین کیا کرتے تھے
تاکہ وہ اُن سے سولی کی بلا کو دفع کرے یا جناب عیسیٰ کے اس قول سے ماخوذ ہی
کہ اے باپ اگر ممکن ہو تو اس جام کو مجھ سے پھیر دے ہوگا وہی جو تو چاہیگا نہ
وہ کہ جو مین چاہون گا" اسیطرح بہت سے آپکے افعال و اقوال ہین جو صاف صاف
جناب عیسیٰ کی مخلوقیت اور جناب باری کی الوہیت پر دال ہین۔

تنبیہ نصاری نے اپنے مطلوب کے ثابت کرنیکے لئے چند ضعیف وجہین بیان
کی ہین جن کو نمونہ کے طور پر ہم بیان کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ نصاری اپنے ایسے
مہتم بالشان عقیدون کو کس طرح کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین۔

پہلی دلیل یہ ہے کہ چارون انجیلون مین جناب عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہی
اور اللہ کو اُن کا باپ کہا گیا ہے اسکا مقتضے یہ ہی کہ مسیح بھی الہ ہون۔ کیونکہ الہ کا
فرزند بھی الہ ہوگا۔ لیکن اس دلیل کا فساد ظاہر ہے کیونکہ اور انبیا کے باب مین بھی
اسی قسم کے کلمات وارد ہین بلکہ عام اہل صلاح کے لئے بھی اسیطرح کے کلمات استعمال

سلہ عربی انجیل یوحنا مین ہے ولکن اذھبی الی اخوتی اور اسکا ترجمہ دیا ہے جو اوپر بیان ہوا ہے ۱۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیے گئے ہین جیسا کہ عہدنامہ قدیم اور جدید دونون مین کثرت سے اسکی مثالین موجود
ہین بلکہ پولس نے تو اسکے لیے اپنے اُس رسالت مین جو اہل روسیہ کی طرف کی تھی
ایک قاعدہ کلیہ بنایا ہے وہ یہ کہتا تھا "اسلیے کہ جو لوگ روح اللہ کی مطیع ہین وہ سب کے
سب خدا کے فرزند ہین۔ نیز جناب عیسیٰ کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنی ذات کو فرزند
انسان کہتے تھے تو لا محالہ ابن اللہ کہنا مجاز ہوگا۔

دوسری دلیل وہ ہے جس کا تذکرہ انجیل مین ہے کہ جناب عیسیٰ نے کہا "مین اور
باپ ایک ہی ہین اور یوحنا کی پہلی رسالت مین ہے کہ جو لوگ آسمان مین شاہد ہین
وہ تین ہین باپ اور کلمہ اور روح القدس اور یہ تینون ایک ہی ہین۔ اور چونکہ
جناب عیسیٰ نے خدا کے ساتھ اپنا اتحاد بیان کیا ہے لہذا وہ بھی الہ ہونگے۔

یہ دلیل بھی فاسد ہے کیونکہ اسطرح کی باتین حوارین کے لیے بھی کہی گئی ہین چنانچہ
منجملہ منقولات جناب عیسیٰ یہ بھی ہے "تاکہ سب ایک ہوجائین جیسا کہ تو اے باپ
مجھ مین ہے اور مین تجھ مین ہون تاکہ وہ بھی ایک ہوجائین اور ہم سے متحد ہوجائین
تاکہ عالم اسبات پر ایمان لائے کہ تو نے مجھے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے" اور معلوم ہے کہ

ہے کہ وہ سب ایک نہین ہین لہذا تاویل کلام کی ضرورت ہے اور یون وحدت کی تاویل
کرنی چاہیئے کہ اُن کی اقوال ورادنکی دعوتین ایک ہی ہون رجو تری اواز ہو وہ میری
آواز ہو اور جو میری آواز ہو وہ اُن کی آواز ہو کیونکہ اگر دعوتین اور اقوال مختلف ہونگے
تو اُن کا اختلاف اسبات کا پتا دیگا کہ اُن مین سے بعض جھوٹی ہین پھر ایسی صورت
مین وہ مقصود کیونکر حاصل ہوگا جو چاہتے ہین کہ کل عالم میری رسالت پر ایمان لائے
اور اسبات کا یقین کرے کہ مین خدا کا بھیجا ہوا رسول ہون۔ یہ ہے وہ اتحاد جو جناب
عیسیٰ نے خدا سے ظاہر کیا ہے اُس سے بھی مراد یہی ہوگی کہ اُن کی دعوت ارادہ
خدا کے مطابق ہے جیساکہ تمام انبیا کی شان یہی ہے۔

الوہیت جناب عیسیٰ پر نصاریٰ کی تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ بغیر باپ کے
پیدا ہوئے لیکن یہ عجیب وغریب استدلال ہے کیونکہ اس دلیل کا مقتضا یہ ہے کہ آدم
بدرجہ اولیٰ خدا تسلیم کئے جائین اسلئے کہ وہان مان بھی نہین ہے یہ ہین ملکی صادق[عہ]
بھی زیادہ سزاوار ہے کیونکہ اُسکے باب مین وارد ہوا ہے کہ اُسکی نہ مان ہے نہ باپ
نہ اُسکی وجود کی ابتدا ہے نہ اس کی زندگی کے لئے کوئی انتہا ہے۔

چوتھی دلیل اُنکی اس مطلب پر یہ ہے کہ اُنھون نے مردے زندہ کئے۔ اس سے
بھی اُن کی الوہیت نہین ثابت ہوتی اول اس سبب سے کہ معجزہ خارق عادت ہی کا
نام ہے اور خارق عادت جو امور ہین اُن مین باعتبار خارق عادت ہونے کی کوئی
تفرقہ نہین ہے چاہے وہ مردے کا زندہ کرنا ہو یا لکڑی کا اژدہا بنانا ہو یا پانی کا خون
کردینا ہو جیساکہ جناب موسیٰ نے یہ معجزات دکھلائے۔ دوسرے یہ کہ اگر احیاے
موتی ہی کی جہت سے کسی کی الوہیت تسلیم کیجائے تو جناب حزقیل[عہ] پیغمبر نے بنی اسرائیل

عہ بے باپ بے مان بے نسب نامہ جس کی نہ دنون کا شروع نہ زندگی کا آخر عبرانیون کا باب ہفتم فقرہ سوم

عہ یہ قصہ کتاب حزقیل باب ۳۷ سے شروع ہوتا ہے ۱۲

کی مقتولین کی ایک بڑی فوج کو زندہ کیا تھا حالانکہ وہ اتنی مدت کی مردہ تھی کہ اُن کی ہڈیان
بالکل بوسیدہ ہوگئی تھین- یونہین ایلیاؑ نے بھی مردہ زندہ کیا تھا اور جناب الیسعؑ نے بھی
یہ اعجاز دکھلایا تھا اور مسیحؑ کے لئے تو ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مرنے کے بعد قبر مین
اتارے گئے اور اُن کا جسم الیسع کی ہڈیون سے مس ہوا تو وہ فوراً زندہ ہوکر کھڑی
ہوگئی پھر اگر اس معجزہ کا ظاہر ہونا صاحب معجزہ کی الوہیت کی دلیل ہو تو ان سب کی
الوہیت تسلیم کرنی چاہیئے اور اسلئے بھی کہ جب جناب عیسیٰ سے یہ چاہا گیا کہ وہ
عازر کو زندہ کرین تو اُنھون نے آسمان کی طرف آنکھ اٹھاکر کہا کہ اے باپ مین تیرا
شکر ادا کرتا ہون کہ تو نے میری بات سنی اور مین جانتا ہون کہ تو ہر وقت میری بات
سنتا ہے لیکن مین اس گروہ کے لیے جو اسوقت کھڑا ہے چاہتا ہون کہ یہ اسبات
پر ایمان لائین کہ تو نے اُن کی طرف مجھکو اپنا رسول بناکر بھیجا ہے- جب یہ کہہ چکے تو
بڑی آواز سے عازر کو آواز دی کہ باہر آ- اس آواز کے ساتھ ہی عازر باہر آگیا اس
اعجاز دکھلانے کے وقت جو تضرع وزاری درگاہ باری مین جناب عیسیٰ نے کی ہے
(اور یہ کلام صریح کہ مین تجھسے اظہار معجزہ چاہتا ہون تو اسلئے کہ یہ لوگ میری رسالت پر
ایمان لائین) وہ اسبات پر دلیل ہے کہ جناب عیسیٰ مخلوق خدا تھے اور خود اپنی
مخلوقیت اور احتیاج کے معترف تھے- خدا لوگون کی توصیف و ثنا سے بزرگ

ہی. اور اُسکے رسولون پر سلام اور خدا کیلئے تمام ستائش سزاوار ہے ۔

دوسرا مقصد نبوت مین

حکیم مطلق کی حکمت کا مقتضے یہ ہی کہ وہ رسولوں کو بھیجے اور شریعتون کو معین فرمائے اسلئے کہ لوگون کو ایسی باتون کا تعلیم دینا جو اُن کو دنیا و آخرت مین مفید ہو عقل کی نظر مین بہتر ہے اور خود عقل مین اتنی قوت موجود نہین جو ان باتون کی تعلیم کی ذمہ دار ہو سکے کیونکہ عقل کبھی تو کسی چیز کی بہتری کا حکم دیتی ہی جیسے وہ سچائی جو نفع رسان ہو اور کبھی کسی شئے کی بدی کا حکم کرتی ہے جیسے وہ دروغ جو مضرت رسان ہو لیکن کبھی وہ اپنی حکومت سے خاموشی اختیار کر لیتی ہی مثلاً جب اُس کے سامنے مسئلہ کذب نافع پیش کیا جائے تو اُس کو نہ وہ اچھا کہتی ہی نہ برا۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز عقل کے ذریعہ سے نہین معلوم ہوتی جبتک جناب باری خاص ذریعون سے تعلیم نہ دے اور جب لوگون کو اُن کی مصلحتون کی تعلیم نظر عقل مین مستحسن معلوم ہوئی تو اُسکا ترک کرنا باوصف قدرت قبیح اور برا ہوگا اور ذات جناب باری تمام بری باتون سے برتر اور پاک ہی۔ اسلئے اُسے شریعتون کا معین کرنا اور رسولون کا بھیجنا لازم ہوگا شریعت وہ قانون الٰہی ہی جو اچھی چیز کو مباح یا واجب بتاتی ہے اور بُری چیز دلن سے روکتی ہے۔

پہلا سبق نبوت خدائی سفارت کا نام ہی جس کا فائدہ یہ ہی کہ وہ الٰہی احکام کو بتائے اور اُن کو نہ مٹنے دے نہ بدلنے دے۔ اسلئے وہ ایک عظیم عہدہ اور بڑا منصب ہے۔ جب تک خدا کسی بندہ کو بالخصوص اسی منصب کے لیے استحقاق دیکھکر منتخب نہ فرمائے اُسوقت تک کسیکو حاصل نہین ہو سکتا لہٰذا اس منصب پر چوری یا دھوکے سے قبضہ نہین ہو سکتا۔ اور نہ صاحب نبوت سے ان ذریعون

وہ بیچا سکتی ہے ۔ یہی حال اُس سبارک کا ہے جو نیابت کے منصب نبوت کیلئے مہیا کر دیتے ہو اسکی تحصیل بھی اور دن کیلئے ناممکن ہے کیونکہ جس طرح یہ منصب خدا ہی کیطرف سے ہے اس منصب کا مقدمہ بھی اسی کیجانب سے ہے ؟

دوسرا سبق

جو کچھ ہم نے پہلے سبق مین بیان کر دیا ہے اُس سے معلوم ہوگا کہ رائج الوقت توریت کا یہ مضمون غلط ہو کہ "اسحق عہ چاہتے تھے اور اُن کا مصمم عزم یہ تھا کہ وہ اپنے بڑے صاحبزادے (عیسو) کو برکت عطا کرین لیکن ان کی بی بی جن کا نام ربقہ تھا اس ارادہ کے مخالف ہوئین اور انھون نے برابر اور لگاتار کوششین اور حیلے کر کے وہ برکت اُن کی چھوٹے بیٹے یعقوب کو دلوا دی جو ارادہ اسحق کے برخلاف بات تھی اور اسحق کے ہاتھ سے ختیار جاتا رہا اور وہ اپنے بڑے بیٹے عیسو سے وہ وعدہ وفا نہ کر سکے جو انھون نے اس برکت کے دینے کے متعلق کیا تھا

استنباطات

توریت رائج کے اس مضمون سے کئی باتین مستفاد ہوتی ہین (۱) یہ کہ خدا کی دہبی باتون (جیسے نبوت اور برکت) مین بھی چوری اور مکاری جیسے حیلہ بازی کہتے ہین ممکن ہے (۲) یہی کہ حیلہ کر کے کامیاب ہو جانیکے بعد اُس سے ان چیزون کا واپس لینا ناممکن ہے (۳) یہ بھی کہ اگر کوئی شخص مستحق لعنت ہو جائے تو ممکن ہے کہ کوئی دوسرا اس بوجھ کو اسکی طرف سے اٹھا لے کیونکہ یعقوب ڈرتے تھے کہ ایسا نہو کہ اسحق یعقوب کے مکر پر مطلع ہو کر اُن پر لعنت کرین مگر ماں نے لعنت کی ضمانت کر لی کہ بیٹے کیطرف سے ۔

عہ یہ مضمون توریت کی کتاب پیدایش کے ستائیسوین باب مین بیان کیا گیا ہے ۱۲

لعنت کا بوجھ وہ خود اٹھا لینگی۔ (۴) یہ بھی کہ اسحاق اسقدر العیاذ باللہ نافہم تھا کہ اُنکو اپنے بیٹے عیسو کے بشری اور بکریون کے کھال مین فرق نہین معلوم ہوتا تھا (۵) یہ بھی کہ پیغمبر شراب پیتا تھا (۶) یہ بھی کہ پیغمبر نبوت کے پہلے جھوٹ بولتا ہے کیونکہ یعقوب نبوت کے پہلے دو مرتبہ جھوٹ بولے۔

تیسرا سبق پیغمبر کا اُن وہمون سے پاک ہونا لازم ہے جن کے وجود سے پیغمبر کی قدر لوگون کی نظرون مین گھٹے یا نہ رہے جیسے ماں کا زنا کار ہونا یا باپ کا زانی ہونا یا اسکا زنا زادہ ہوتا یا خود تو ایسا نہو لیکن سلسلۃ النسب اس شخص تک پہونچتا ہو جو زنا زادہ ہو کیونکہ یہ وہ بُرے انتساب ہین جن سے اسکی قدر باقی نہین رہ سکتی اور لوگ اسکو عزت کی نظر سے نہین دیکھ سکتے اور جب لوگ نفرت کرنے لگین گے تو رسالت کا فائدہ گم ہو جائے گا کیونکہ مقصود تو یہ تھا کہ لوگ اُس سے محبت کرین اور اُس سے مانوس ہون تاکہ جن باتون کا وہ حکم دے اسکو جلد قبول کرلین اور اسکی آواز پر آواز دین۔ اور یہ ان بری انتسابون کے بعد ناممکن ہے۔ رائج الوقت توریت مین بھی اسبات کی تصریح ہے کہ زنا زادہ خدا کی جماعت[عہ] مین داخل ہونے کے قابل نہین اگرچہ اُس کے اوپر کی دسوین پشت مین ہو۔ پھر جب ایسا شخص جماعۃ الرب مین داخل نہین ہو سکتا تو اسکا نبی ہو جانا کیونکر ممکن ہے۔

چوتھا سبق اس تیسرے سبق کے بعد توریت رائج کا یہ مضمون غلط ثابت ہوا کہ یفتاح[عہ] جلعادی ایک زانیہ عورت[عہ] کے بیٹے تھے باوصفیکہ روح رب یفتاح پر سایہ افگن تھی۔[۱] اسیطرح یہ بھی غلط ہوگا کہ جناب سلیمن بن داؤد کی مان

[عہ] یفتاح نام ایک شخص بڑا بہادر تھا یہ ایک کسبی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور یفتاح کا باپ جلعاد تھا باب یازدہم فقرہ ۱ قضاۃ ۱۲ ... تب خداوند کی روح یفتاح پر آئی باب یازدہم فقرہ ۲۹ کتاب قضاۃ

[عہ] [illegible]

[۱] یعنی وہ نبی ہو گئے۔

بند تشیع فقتین جن سے معاذ اللہ جناب داؤد علیہ السلام نے زنا کی تھی یوہین یہ بھی غلط ثابت ہوا کہ یہوذا ابن یعقوب نے کنعانی تمار سے زنا کی تب فارص اور زارح پیدا ہوئے جو زنا زادے تھے اور داؤد اس سلسلہ کی دسوین پشت مین تھی کیونکہ نسب جناب داؤد کا سلسلہ یون ہے "داؤد بن یسی بن عوبید بن بوعز بن سلمون بن نحشون بن عمیناداب بن رام بن حصرون بن فارص۔

پانچوان سبق پیغمبر کبھی زنا نہین کرتا کیونکہ زنا ایک مہلک گناہ ہے وہ بندہ کو خدا سے دور کرتا ہے اور جب خدا کے علم مین کوئی شخص ایسا گناہ کرتا ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ خدا اسکو عہدہ نبوت دینے کیلئے منتخب فرمائے نیز یہ بھی خیال کرنے کی بات ہے کہ جو شخص زنا ایسے بڑے گناہ کو عمل مین لاوے وہ جھوٹ سے کیونکر احتراز کرے گا اور جب جھوٹ بولنا اس سے بعید نہوگا تو ایسے شخص کی تبلیغ رسالت پر اعتبار کیونکر ہو سکیگا اور جب اعتبار نہوگا تو ایسے شخص کی رسالت لغو ہوگی۔

چھٹا سبق مضمون سابق پر نظر کرکے توریت رائج کا یہ مضمون باطل ثابت ہوگا کہ اُن کی خیال مین معاذ اللہ لوط نے شراب پی کر اپنی دونون لڑکیون سے زنا کی اور اون کے بطن سے مواب اور ابن عمی پیدا ہوئے اور داؤد نے العیاذ

[illegible]

باللہ نستبغ سے زنا کی جو اوریا کی بی بی تھین ۔ پھر داؤد نے چاہا کہ اوریا اپنی بی بی سے ہم بستر ہو تاکہ حمل چھپ جائے مگر اوریا نے اس بات سے انکار کیا اور اپنے برادران مجاہدین کی غمخواری اور ساتھ دینے کیلئے زندگی کے عیش و نشاط سے کنارہ کشی کی جب داؤد نے دیکھا کہ یہ انکار ہی کرتا ہے اور انکو اپنی رسوائی کا خوف ہوا تو اوریا کو ایک شدید مہم پر بھیجا جہان وہ قتل ہو گیا یہ قصہ اور اس قصہ کے مابعد جو کچھ ہے وہ سفر سموئیل ثانی کے ۱۲ باب ۱۳ اور ۱۶ صفحہ پر مذکور ہے ۔

اس قصہ مین جناب داؤد کو فقط زانی ہی نہین کہا بلکہ چند اور باتین جو کسی پیغمبر کی طرف منسوب نہین ہو سکتین جناب داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب کردین ۔

(۱) اس عورت کے ساتھ زنا کی نسبت دی ہے جو جناب داؤد کی سردار لشکر کی بی بی ہے ۔

(۲) ایسے ناصح سردار کو مکر و حیلہ سے قتل کرا دیا (۳) چند مقام پر بے عزتی اور بے حمیتی کی نسبت دی ہے ۔ (۱) جب معاذ اللہ داؤد نے نستبغ سے زنا کی تو جو زنا زادہ لڑکا اس سے پیدا ہوا وہ بیمار ہو گیا داؤد اسوقت خدا کی بارگاہ مین نہایت تضرع و زاری سے دعا مانگتی تھی کہ خدا اسے شفا دے ۔

امنون بن داؤد نے اپنے بھائی ابیشالوم کی بہن جن کا نام تامار تھا زنا کی ۔ جب ابیشالوم کو معلوم ہوا تو اسنے اس عمل کے پاداش مین امنون کو قتل کرڈالا اور داؤد کو بجائے اسکے کہ اس بات کی خوشی ہوتی کہ ایسا خبیث جس نے اپنی بہن سے زنا کیا مارڈالا گیا رنج ہوا اور ایسا رنج ہوا کہ اسکے غم مین بہت دنون روئے ۔

تحقیق [illegible] مرقوم [illegible] باب دوم [illegible] سموئیل باب دوازدہم فقرہ [illegible] مین مذکور ہے ۱۲ [illegible] مین [illegible] لکھا ہے ۱۲ [illegible] اردو کی توریت [illegible] تمام قصہ باب ۲ سموئیل باب [illegible] مین مذکور ہے ۱۲

[illegible]

(۳) ابیشالوم نے ایک مرتبہ اپنے باپ کی لونڈیون سے زنا کیا اور باپ کی بےحرمتی کی جب وہ قتل کر ڈالے گئے تو اسطرح کار زار روئے جیسے کوئی مجنون ہو جاتا ہے کیونکہ انکا نوحہ تھا اے بیٹا ابیشالوم اے بیٹا اے بیٹا کاش تیرے عوض مین مر جاتا اے ابیشالوم اے بیٹا اے بیٹا یہ نوحہ کرتے جاتے تھے اور راہ چلتے جاتے تھے۔

ساتوان سبق پیغمبر کبھی شراب نہین پیتا کیونکہ وہ عقل ایسی چیز (جو خدا کی عطا کی ہوئی چیزون مین سب سے زیادہ اشرف اور بہتر ہے اور وہی انسان کو اور جانورون سے ممتاز کرتی ہے) کو زائل کر دیتی ہے لہذا عقلمند اپنے نفس کے لئے ایسی خصلت نہین اختیار کرتا جو اسی برائی مین بےشعوری کی وجہ سے ڈال دے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ شراب پینے والے کو خدا نبوت ایسی عظیم عہدے کیلئے منتخب کرے ایسے شخص سے تبلیغ مین سچائی کی کیا امید ہو سکتی ہے اور وہ جھوٹ سے کیونکر بچ سکتا ہے۔

آٹھوان سبق ساتوین سبق کے معلوم ہونے کے بعد توریت رائج کا یہ مضمون یقینا باطل ہے کہ جناب نوح علیہ السلام نے العیاذ باللہ شراب پی اور اتنی پی کہ جامہ سے باہر ہو گئے اور جناب لوط نے معاذ اللہ شراب پی اور نشہ کی حالت یہ ہوئی کہ دونو بیٹیون کے ساتھ زنا کی اور انکو معلوم نہوا کہ انھون نے کیا کیا اور اسحق جو انبیا کے باپ تھے انھون نے العیاذ باللہ شراب پی اور اپنے بیٹے یعقوب کو

سار کی دی ۔ یوہین انجیل راسخ کی وہ شہرا بتوار ی کی نسبت بھی باطل ہی جو تشنے جناب عیسیٰ کی طرف دی ہو کیونکہ اسمین یہ مضمون ہی کہ جناب عیسیٰ نے بنی اسرائیل کو جھڑکتے ہوئے فرمایا ہی کہ یوحنا سے معمدان آیا جو نہ روٹی کھاتا تہا نہ پانی پیتا تھا تو تم نے اسے شیطان بتایا پھر انسان کا بیٹا آیا جو کھاتا پیتا ہی تو تم نے کہا کہ بڑا کھانیوالا اور شراب پینے والا انسان ہے ۔

نوان سبق پیغمبر نبوت کے پہلے جھوٹ بولتا ہی نہ بعد نبوت دروغ گو ہوتا ہی اس معاملہ میں تبلیغی باتین اور غیر تبلیغی باتین سب یکسان ہین ۔

دسوان سبق جب مضمون مذکور صحیح اور یقینی ہی تو توریت راسخ کا یہ مضمون غلط ہی کہ وہ پیغمبر جو بیت ایل کے گھر مین سکونت پذیر تھا اسنے ایک مرد خدا سے اسوقت جھوٹ بولا جب اسنے اسکے ساتھ ملکر اور اسکے گھر مین اسکے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا تھا کیونکہ خدا نے اسکو اسبات سے منع کیا تھا تو اس نے اس سے یون کہا " مین بھی تمھاری طرح نبی ہون لیکن مجھ پر یہ وحی ہوئی ہی کہ مین تجھین لیکر پلٹون تاکہ تم کھاؤ اور پیو اور یون اسنے جھوٹ کا ارتکاب کیا

ف آیا جو نہ روٹی کھاتا تھا اور نہ پیتا تھا اور تم کہتے ہو اسے ایک شیطان ہی ابن آدم آیا جو کھاتا پیتا ہے [illegible]

اور یوہینا مرد خدا الیسع نے بنہدد بادشاہ ارام سے جھوٹ بولا جب اس نے اُنکے پاس حزائیل کو یہ دریافت کرنے کی لیے بھیجا کہ بادشاہ کو شفا ہوگی یا وہ مر جائیگا تب اُنھوں نے اس سے تو کہا کہ اس سے کہدینا کہ شفا ہوجاۓ گی لیکن خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ مر جائیگا۔

گیارہواں سبق پیغمبر نہ مشرک ہوتا ہی نہ مشرک کی مدد کرتا ہے نہ شرک سے راضی ہوتا ہے کیونکہ سب سے زیادہ مہتم بالشان جس کیلیے انبیا بھیجے گئے یہی بات تھی کہ وہ لوگوں کو خدا کی توحید کیجانب دعوت دیں اور ان کو شرک سے روکیں پھر کیونکر یہ بات عقل میں آسکتی ہی کہ عہدۂ نبوت کیلیے ایسے شخص کو منتخب کرے جو شرک میں مبتلا ہو یا شرک پر اپنی خوشی ظاہر کرے خدا ایسی باتوں سے بہت بلند ہی۔

بارہواں سبق توریت رائج کا یہ مضمون کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ جب جناب موسیٰ نے میقات خدا کے لیے غیبت اختیار کی تو جناب ہارون نے گوسالہ کو خدا بنایا اور اسکے سامنے قربانی کی جگہ بنائی اور بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ قربانیاں کرکے اس سے تقرب حاصل کر دیۓ ہین یہ مضمون بھی غلط ہے۔

ملک مصر سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اسے کیا ہوا ہارون نے انہیں کہا کہ زیور جو تمہاری جورؤں اور تمہارے بیٹوں اور تمہاری بیٹیوں کے کانوں میں ہیں توڑ کے مجھ پاس لاؤ چنانچہ سب لوگ سونے کے زیور جو انکے کانوں میں تھے توڑ توڑ کے ہارون کے پاس لائے اور اس نے انکے ہاتھوں سے لیا اور ایک بچھڑا ڈھال کر اسکی صورت چھنی سے درست کی اور انہوں نے کہا کہ اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے اور جب ہارون نے یہ دیکھا تو اسکے آگے ایک قربانگاہ بنائی

[illegible]

کہ سلیمان بن داؤد علیہما السّلام بھی ایسے خدا اُن کی طرف مائل ہوئے اور اُنکے لیے بلند مقامات بنائے۔

تیرہواں سبق کسی پیغمبر کی نبوت یوں ثابت ہوتی ہے کہ وہ پیغمبری کا دعوی کرے اور معجزہ دکھائے **معجزہ** اُس خلاف عادت بات کا نام ہے جو دعوی پیغمبر کے مطابق اور تحدی سمیت ہو (یعنی وہ اس بات کا دعوی کرے کہ میرے سوا تم میں سے ایسا کوئی شخص نہیں کر سکتا) اور وہ اور وں سے نہو سکے خلاف عادت کی شرط اسلئے ہے کہ موافق عادت باتیں تو ہر ایک سے ہوتی رہتی ہیں اسمیں نبی کے لئے کوئی ایسی خصوصیت نہوگی جو اُسے اوروں سے ممتاز کرے۔ مطابقت دعوی کی شرط اسلئے کہ اگر دعوی کے خلاف ظاہر ہوا مثلاً اگر اُسنے دعوی کیا کہ میں آشوب چشم والے شخص کو اپنے تھوک سے اچھا کر دونگا اور اسکی آنکھ صحیح ہونیکے عوض جاتی رہے اور وہ نابینا ہو جائے تو ایسے شخص کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہوگی۔ تحدی کی ضرورت اسلئے ہے تاکہ کوئی جھوٹا ایسا دعوی نکرے اسلئے کہ اُسے خوف ہوگا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسرا شخص بھی ایسا ہی کر دکھائے تو رسوائی کا سامنا ہو کیونکہ اگر کسی شخص سے لوگوں

[illegible]

کی گمراہی کا خوف ہو تو خدا کی حکمت کا مقتضی یہ ہوگا کہ وہ ایسے شخص کو رسوا کر دے اور لوگوں سے ایسے فعل سکے نہو سکنے کی شرط اسلئے ہو کہ اگر اور لوگ بھی ایسا کر سکینگے تو نبی کی خصوصیت نرہیگی اور اسکی سچائی پر دال نہوگا۔

چودہواں سبق مضامین سابقہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کا یہ مضمون باطل ہے کہ مصر کے ساحروں نے دو معجزوں میں جناب موسیٰ کا معارضہ کیا ایک تو اس امر میں کہ پانی لہو کر دیا گیا دوسری مینڈکوں کو زمین مصر پر چڑھا دینے میں کیونکہ اگر ایسا معارضہ صحیح ہوتا تو لوگوں کو جناب موسیٰ کی تکذیب کا شوق پیدا ہو جاتا اور یہ نبوت کی نقض غرض اور خلاف مقصود امر ہے۔ پھر حکیم علی الاطلاق یعنی جناب رب العزت ایسا کیوں کرنیلگا وہ ایسی باتوں سے بلند و برتر ہے۔

پندرہواں سبق حکمت الٰہی میں واجب ہے کہ تمام وہ چیزیں جو انبیا نے وحی کے ذریعہ سے اپنی امتوں کو دی ہوں وہ سب سچی ہوں اور کوئی چیز ایسی نہونا چاہیے جو غلط ہو کیونکہ اگر ایسا نہوگا تو لوگ پیغمبروں کی تکذیب کرینگے اور توریت باب ۱۸ میں بھی اس مضمون کی تصریح ہے کہ خدا نے جناب موسیٰ کو حکم دیا کہ تم نبوت کی جھوٹی دعویٰ کرنے والے کو قتل کر دو پھر جناب موسیٰ سے کہا کہ اگر تم اپنے دل میں یہ سوچو کہ ہم اس کلام کو کیونکر پہچانیں جو خدا کا نہو تو اسکی شناخت یوں کرو کہ اگر نبی نے خدا کے نام سے کوئی بات کہی ہو اور وہ نہ واقع ہو تو اسے سمجھنا کہ پیغمبر کی بات ہے جو اسنے رواروی میں کہدی ہے۔ خدا نے نہیں کہا تھا۔ اس سے نہ ڈرو۔

[illegible]

[illegible]

سولھوان تعلیق چونکہ ہر شے کی تصحیح ہوتی ہے اسلئے تورتیت ۔ اب کا یہ مضمون غلط ہوگا کہ خدا نے نوح سے تشبیہ یہ وعدہ کیا کہ طوفان کے بعد کوئی آدمی اکیس بیس برس سے زیادہ زندہ نرہیگا حالانکہ بہت سے لوگ طوفان کے بعد ایسے پیدا ہوے جو اس سے زیادہ زندہ رہے یونہین یہ بات بھی غلط ہو کہ خدا نے جناب یونس پر وحی کی کہ قریہ نینوی چالیس دن کے بعد الٹ دیا جائیگا پھر خدا (معاذ اللہ) نادم ہوا اور اسے نہ الٹا ۔ یونہین انجیل کا بھی یہ مضمون غلط ہے کہ جناب عیسی نے اپنے شاگردون سے قیامت کی علامتین بیان کین اور یہ کہ مین آسمان سے اترونگا پھر ان سے کہا کہ مین تم سے سچ اور حق کہتا ہون کہ یہ گروہ گزرنے نہین پائیگا کہ یہ سب کچھ ہوجائیگا ۔ حالانکہ بہت سے گروہ اور بہت سے قرن گزر گئے اور ان باتون مین سے کچھ بھی نہین ہوا ۔ اب اگر جیل کے معنی عالم یا زمانہ کے کیے جائین تو اولا تو یہ معنی نہ حقیقی ہین نہ مجازی ۔ پھر بھی ہذا کا اشارہ بتاتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے

سترھوان تعلیق اسمین شک نہین کہ ہمارے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب علیہم الصلوۃ والسلام کی نبوت ثابت ہی ۔ اسلئے کہ انھون نے اپنی نبوت کا دعوی کیا اور معجزہ آپکے ہاتھون ظاہر ہوا اور جو شخص ایسا ہو وہ پیغمبر ہوتا ہے ۔ یہ امر کہ آپنے نبی ہونیکا دعوی فرمایا اسکا انکار کسی ایک شخص کو بھی نہین ہوسکتا ۔ رہگیا

ظہور معجزات وہ اس کثرت سے ہین جن کا حساب و شمار نہین ہو سکتا جیسے چاند کا
دو ٹکڑے ہو جانا یا پانی کا آپ کی انگلیون سے ابلنا یا تھوڑے کھانے سے
بہت سے مخلوقات کا سیر کر دینا یا سنگریزون کا آپکے دست مبارک مین تسبیح کرنا اور
ذراع زہر آلود کا کلام کرنا اور آپکا غیبی خبرین بآیات و قرات دینا اور یونہین
آپکی مقبول دعائین جو بکثرت مشہور ہین اسی طرح سینکڑون آیتین اور نشانیان
جن کو پچھلون نے اگلون سے اس کثرت کیساتھ نقل کیا ہے جو تواتر کی حد
سے کہین زائد ہے۔ اور اگر بالفرض سواے قرآن مجید کے کوئی معجزہ آپکا
نہوتا تو آپکی نبوت کی گواہی دینے کیلیے یہی ایک گواہ کافی تھا۔ کیونکہ بار بار
آپنے فصحائے عرب اور مخلوقات سے اسکا مثل طلب کیا اور بارہا قرآن سے
تحدی فرمائی۔ لیکن انھین اسکا مثل پیش کرنے کی قدرت نہوئی۔ اور عرب کی
ایسی جماعتین جو کلام منثور کی حکمران اور منظوم کی مالک تھی اور ان کی آواز سے عالم
گونج رہا تھا ایک بھی ایسا نہ ملا جو قرآن کے اتنے سورتون مین سے کسی ایک کا
مثل لاتا۔ اس عاجزی نے انکو پیغمبر سے جنگ کرنے پر مجبور کیا۔ اور نیزہ و شمشیر کا
مقابلہ اور اموال کی لٹجانے اور خونریزی پر ان کو صبر کرنا سہل معلوم ہوا یہانتک کہ
اپنی عورتون کی اسیری اور ان کا کنیز بنجانا منظور کر لیا۔ لیکن اگر وہ قرآن کے
مثل لانے پر قادر ہوتے تو اسکو چھوڑ کر جنگ و جدال کی مشقتین گوارا نہ کرتے۔
اور نیزہ و شمشیر کے زخم کھانے پر صبر کرتے۔

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا معارضہ کرنیکے لیے عرب کی ایک بلیغ
جماعت نے اتفاق کیا اور قول خدا ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب
کے معارضہ مین جو کچھ ان سے منتہائی کوشش[1] سے ہو سکا وہ جملہ القتل انفی للقتل

---

[1] [illegible]

تھا حالانکہ اہل بلاغت کو اس بات کا اچھی طرح علم ہے کہ ان دونوں فقروں میں کتنا فرق ہے اور بقا بہ جملہ قرآنی اسمین کتنے عیوب ہیں جو قرآنی آیت کے محاسن اور خوبیوں کو بتا رہی ہیں ۔ اور چونکہ اس مختصر رسالہ میں اسکی گنجائش نہیں کہ تمام متعلقات مقام کا ذکر کیا جائے لہذا میں اس مقام کو اس آیہ مبارکہ کی تلاوت پر ختم کرتا ہوں قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل هذا القران لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا (کہدے اے رسول کہ اگر جن و انس اس بات پر اتفاق کریں کہ اس قران کا مثل لائیں تو اسکا مثل نہیں لاسکینگے اگرچہ ایک دوسرے کو مدد پہونچا ئے ۔

اٹھارہواں سبق ہمیں بھی کوئی شک نہیں کہ جن پیغمبروں کی نبوت کی خبر ہمارے رسول نے دی وہ یقیناً پیغمبر تھے جیسے جناب نوحؑ اور جناب ابراہیمؑ اور جناب موسی و حضرت عیسی علیہ السلام یا ان کے علاوہ اور پیغمبر جن کا ذکر قرآن میں موجود ہے ۔ اگر ہمارا پیغمبر ان کی نبوت کی خبر نہ دیتا تو ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا جس سے ہم ان نبیا کی نبوت کو ثابت کرتے کیونکہ اُن کی نبوت کے اثبات کا طریقہ یہ عہدنامہ قدیم (جسے اسوقت توریت کہتے ہیں) یا عہدنامہ جدید جسے انجیل کہتے ہیں) انھیں دونوں میں منحصر تھا اور یہ دونوں رائج الوقت عہدنامے انبیا کیجانب وہ تمام برے افعال منسوب کرتے ہیں جو نبوت کے منافی ہیں جیسے زنائے محصنہ اور شراب خواری اور تبلیغ رسالت میں جھوٹ اور خدا کا شریک تجویز کرنا اور زانی مرد اور زنا کار عورتوں سے کیطرف منسوب ہونا یہ تمام باتیں ان عہدناموں میں ان انبیا کیلئے ذکر کی گئے ہیں جن سے ایمان بھی نہیں ثابت ہوتا چہ جائیکہ اُن کی پیغمبری یا نبوت ثابت کیجائے ۔

اور عیب خدا کیلئے ان عہدناموں میں العیاذ باللہ انسان کی صورت اور بال

اور دو کو بیٹے اور بیٹی ثابت کیئے گئے اور انکی صفات مین جہل اور ندامت اور
تاسف اور وعدہ خلافی بیان کیگئی تو پھر انبیا سے خدا کے لئے ایسی صفات انکے
مذاق مین کیا بیسے ہین حالانکہ خدا اور اسکے انبیا ان تمام صفات مذکورہ سے بالکل بری ہین

تیسرا مقدمہ مقدس کتابون کے بیان مین

مقدمہ اسکے بیان کی فائدے ہین (۱) کتاب مقدس سے ہماری مراد وہ کتاب ہے جسکو ہم
کتاب الٰہی ہونا چاہیے خواہ وہ اسکا اسی پیغمبر نے جمع کیا ہو جسپر وہ کتاب نازل ہوئی ہو
یا کسی دوسرے نبی نے الہام کے ذریعہ سے لکھا ہو۔ یا اسکی گواہی ایک ایسی جماعت
کثیرہ نے دی ہو جن کا باہم ہوکر جھوٹ بولنا محال ہو۔ (۲) کتاب مقدس ہونا اسیوقت
ثابت ہوتا ہے جب قطعی سند برابر اسوقت تک پہونچی ہوئی ہو جسوقت وہ کتاب لکھی
گئی ہے چاہیے وہ اسی نے لکھی ہو جسپر وہ نازل ہوئی یا کسی دوسرے پیغمبر نے
بواسطہ الہام لکھی ہو فقط گمان کافی نہین ہو (۳) کتاب مین اگر صریح کفر یا تناقض
مذکور ہو یا خلاف عقل باتین موجود ہون تو یہ تمام باتین یقینی قرینے ہونگی کہ کتاب
مین تحریف ضرور واقع ہوئی (۴) اگر ایک کتاب کا مضمون دوسری کتاب کے
مضمون کی نقیض ہو تو یہ اسبات کی دلیل ہوگی کہ ان دونون مین سے کسی ایک مین
ضرور تحریف ہوئی (۵) جب یہ بات معلوم ہو جائے کہ کتاب مین تحریف موجود ہے
تو پھر اسکا کوئی مقام قابل اعتبار نہ ہوگا کیونکہ ہر مقام مین احتمال تحریف موجود ہوگا
(۶) اگر یہ معلوم ہو کہ ان دونو کتابون مین سے کسی ایک مین تحریف ہے لیکن کوئی معین نہ

[illegible]

[illegible]

تو اُن دونون مین سے کسی ایک کا بھی اعتبار نہ ہوگا کیونکہ ہر ایک مین تحریف کا احتمال موجود ہے۔ یہ سب باتین جو اس مقدمہ مین بیان کی گئی ہین عقل سلیم اونکو واجب التسلیم سمجھتی ہے۔

مقصد سوم کا پہلا سبق۔ اہل کتاب مین جو کتابین رائج ہین انکی دو قسمین ہین۔ ایک قسم یہ ہے کہ اونکی صحت قدمائے اہل کتاب کے نزدیک بھی مشکوک ہے۔ ہم انکا بیان بھی ضروری نہین سمجھتے۔ کیونکہ وہ اونکو اب نظر اعتبار و التسلیم سے نہین دیکھتے۔ دوسری قسم وہ ہے جسکی صحت پر اہل کتاب کا اتفاق ہے اور وہ چھتیس ۳۶ کتابین ہین جنکو عہد عتیق کہتے ہین انکی تفصیل یہ ہے (۱) سفر تکوین او خلیقہ (۲) سفر خروج (۳) لاویین او ر احبار کا سفر (۴) سفر عدد جسے گنتی کہتے ہین (۵) سفر تثنیہ استثنا یہ پانچون سفر ایک ہی کتاب سمجھی جاتی ہین اور جناب موسیٰ کی طرف سے منسوب ہین اسکے مجموعہ کا نام توریت ہے لیکن مجازی اعتبار سے کبھی چھتیسون کتابون کو توریت کہتے ہین ۶ کتاب یوشع ۷ کتاب قضاۃ ۸ کتاب راعوث ۹ صموئیل کا سفر اول ۱۰ صموئیل کا دوسرا سفر ۱۱ اخبار ملوک کا پہلا سفر ۱۲ اخبار ایام کے متعلق دوسرا سفر ۱۳ کتاب عزرا ۱۴ کتاب نحمیا ۱۵ ایوب ۱۶ زبور ۱۷۔ امثال سلیمن ۱۸ جامعہ ۱۹ انشید الانشاد ۲۰ اشعیا ۲۱ ارمیا ۲۲ ارمیا کے مرثیے ۲۳۔ کتاب حزقیل ۲۴ کتاب دانیال ۲۵ ہوشع ۲۶۔ یوئیل ۲۷ عاموس ۲۸ عوبدیا ۲۹ یونان ۳۰ میخا۔ ۳۱ ناحوم ۳۲ حیقوق ۳۳ صفینا ۳۴ حجی ۳۵ زکریا ۳۶ ملاخی

سبق دوسرا۔ پہلے پانچوین سفر جنھین توریت کہتے ہین وہ اُس توریت کے علاوہ ہے جو جناب موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ نہ اسے جناب موسیٰ نے خود لکھا تھا اور نہ وہ اُنکے عہد مین لکھی گئی کیونکہ اس مروج توریت کے آخر مین جناب موسیٰ کی وفات کا تذکرہ ہے اور یہ بھی کہ وہ مقام جوا مین مدفون ہین اور کسی انسان نے انکی قبر کا پتہ

نہیں پایا۔ یہ عبارت آواز بلند پکار رہی ہے کہ جناب موسیٰ کی درمیان میں اور اس
مصنف کے ان میں مدتوں کا فاصلہ ہے اور ان رائج کتابوں میں نبی اسباط کا تذکرہ
ہے کہ یہ شریعت الرب یعنی توریت کو خلقیاہ نے جو کاہن تھا یوشیا بن امون کے زمانہ
میں بیت الرب میں پایا اور شافان کاتب کو یہ مژدہ سنایا شافان نے یوشیا کو خبر دی اور
جب وہ پڑھ کر سنائی گئی تو اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

اس قصہ سے معلوم ہو گیا کہ یوشیا کے زمانہ سے پہلے اس نسخہ توریت کا کہیں پتا نہیں
تھا پھر یوشیا کے زمانہ کے بعد بخت نصر کا واقعہ ایسا درپیش ہوا جس نے نہ توریت کا کوئی
نسخہ چھوڑا نہ کسی اور نبی کی کوئی کتاب باقی رکھی ان تمام واقعات سے معلوم ہو گیا کہ
توریت کی سند جناب موسیٰ کے بعد قطع ہو گئی

شبہ [illegible]۔ اہل کتاب کی یہ حجت ہے ہاں یہ دعویٰ ہے کہ توریت جب
دنیا سے معدوم ہو گئی۔ اور اس کے تمام نسخے ناپید ہو گئے تو اسے عزرا علیہ السلام
نے الہام کے ذریعے سے لکھا ان کے پاس اس کی کوئی قطعی سند نہیں جو
جناب عزرا تک متصل ہو اگر ان کے پاس ایسی سند موجود ہو تو اسے بیان
کرنا چاہیئے ورنہ ہمیں تو اس بات کا یقین ہے کہ اس میں تحریف واقع ہوئی
اور اس وقوع تحریف پر چند امور دلالت کرتے ہیں۔

[illegible]

(۱۱) ایضاً [illegible]

چوتھا سبق باقی جو اور انبیا کی کتابین ہین اُنکی نسبت بہین اسقدر شدید اختلاف ہے جس سے اسبات کا علم ہوجاتا ہے کہ اُنکے پاس کوئی ایسی اسناد موجود نہین ہے جس سے وہ کسی خاص پیغمبر کے جانب اُسے منسوب کرسکین اُسکے ساتھہ ہی ساتھہ اُنمین ایسی باتین موجود ہین جنکی نسبت کسی شریف آدمی کی جانب نہین دیکھتے چہ جائیکہ وہ کسی پیغمبر کی طرف منسوب ہون جیسی لشیا لنشادجو ابتدا سے انتہا تک فاسقون کے گیت ہی اسمین صرف چہرہ و رخسار کی تشبیب نہین ہی بلکہ تہیگاہ اور رانون کا وصف بھی موجود ہے اور بہت سی باتین ایسی ہین جنکی لغویت کی وجہ سے ہنسی آتی ہے جیسے اُنیسوین باب مین ہے کہ خدا نے ارمیا کو حکم دیا کہ وہ ایک مٹی کا ابریق خرید کرین اور شعب کے سردارون سے لمبی چوڑی باتین کرین جنمین اُنکی تہدید و تخویف ہو پھر وہ اس مٹی کی ابریق کو اُنکے سامنے توڑکر یہ کہین کہ خداوند افواج نے یہ کہا ہے کہ مین اسیطرح اس شعب کو توڑ ڈالونگا۔

یوشع باب اول مین ہے کہ خدا نے ہوشع کو حکم دیا کہ وہ اپنے لئے ایک زانیہ عورت لین اور اپنے لیے زنا کی اولاد اختیار کرین کیونکہ زمین نے خدا کو چھوڑکر زنا کرنا اختیار کیا ہے۔

یہ اس قسم کی باتین ہین جو احمقون سے بھی کم سنی گئی ہین کیونکر ممکن ہے کہ کوئی شخص اُنکو الٰہی خطابات مین شمار کرے جو اوس نے اپنے پیغمبرون کی طرف متوجہ کی ہین۔ خدا مخلوقات کی ان باتون سے کہین بلند و برتر ہے۔

پانچوان سبق۔ وہ کتابین جو آج کل نصاری مین رائج ہین وہ ستائیس ہین اُن سب کے مجموعہ کا نام عہد جدید ہے۔ ۱۔ انجیل متی۔ ۲۔ انجیل مرقس۔ ۳۔ انجیل لوقا۔ ۴۔ انجیل یوحنا۔ ان چارون انجیلون پر انجیل کا نام بولا جاتا ہے کبھی تمام مجموعہ کو بھی انجیل کہتے ہین ۵ کتاب اعمال رسل ۶ پولس کی رسالت اہل رومیہ

کی طرف ۶ پولس کی رسالت اہل کرنتھیوں کی جانب ۸ پولس کی دوسری رسالت
اُنکی جانب ۹ پولس کی رسالت اہل غلاطیہ کی جانب ۱۰ پولس کی رسالت اہل
افسس کی طرف ۱۱ فیلپس یا فیلپی کی جانب پولس کی دوسری رسالت اہل
قولاسائس اور کولوسی کی جانب پولس کی دوسری رسالت ۱۳ اہل تسالونیکی
جانب پولس کی رسالت ۱۴ اہل تسالونی کی جانب پولس کی دوسری رسالت
۱۵ انتموثاوس کی جانب پولس کی پہلی رسالت ۱۶ پولس کی انکی طرف دوسری
رسالت ۱۷ اطیطوس کی جانب پولس کی رسالت ۱۸ فیلیمون کے جانب پولس
کی رسالت ۱۹ عبرانیوں کی جانب پیغامبری ۲۰ یعقوب کی رسالت ۲۱ پطرس
کی رسالت ۲۲ انکی دوسری رسالت ۲۳ یوحنا کی رسالت ۲۴ انکی دوسری
رسالت ۲۵ انکی تیسری رسالت ۲۶ یہودا ۲۷ یوحنا کا خواب۔

چھٹا سبق۔ ان چاروں انجیلوں میں سے کوئی انجیل بھی ایسی نہیں ہے جو جناب عیسی پر نازل ہوئی تھی اور ممکن نہیں کہ یہ انجیلیں بذریعہ الہام لکھی گئی ہوں جسپر چند باتیں دلالت کرتی ہیں۔ اول تو لوقا نے اپنی انجیل کی ابتدا میں تصریح کی ہے کہ اسنے اور بہتوں نے انجیل کو بذریعہ روایت لکھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اختلاف جو حضرت عیسی کے نسب میں واقع ہے وہ بتاتا ہے کہ یہ بطریق الہام نہیں لکھی گئی۔ کیونکہ انجیل متی میں جناب عیسی کو سلیمان بن داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور یوسف سے لیکر ابراہیم تک چالیس پشتیں لکھی ہیں۔ اور لوقا نے آپکو ناتان بن داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور پشتوں کا شمار پچپن کیا ہے۔ تیسرے یہ کہ آخر کتاب یوحنا میں یہ مضمون ہے۔ اور جناب عیسی کے شاگرد وہی ہیں جو اسکی گواہی دے رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ اُنکی گواہی سچ ہے۔

اس عبارت سے صاف آشکار ہے کہ اسکا مصنف یوحنا نہیں۔ پھر انجیل یوحنا کو

یہ لکھ کر ختم کیا ہو" اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو یسوع نے کیں اگر ایک ایک لکھی جائیں تو میرے خیال میں ان کتابوں کی سمائی عالم میں نہ ہوگی"

یہ وہ جھوٹ کلمہ ہے جس کے کہنے پر کسی عاقل کو جرأت نہیں ہوسکتی ہے چہ جائیکہ کوئی صاحب الہام پیغمبر ایسا لکھے کیونکہ اگر ہم فرض کریں کہ جناب مسیح نے ہر سکنڈ میں اپنی عمر کے اوقات میں ہزاروں معجزے دکھلائے اور وہ معجزے لکھے جائیں تو ان سب کتابوں سے ایک حجرہ بھی نہ بھریگا چہ جائیکہ عالم کی نسبت یہ خیالات کیے جائیں کہ اسمیں گنجائش نہ ہوگی۔

ساتوان سبق۔ رنگین اور کتابیں وہ بھی انجیلوں کی طرح کوئی یقینی سند نہیں رکھتیں اسیوجہ سے برابر سابق سے ابتک کمیٹیاں اس مطلب پر غور کرنے کے لیے بیٹھیں کبھی انھوں نے ان کتابوں کا شمار زیادہ کردیا کبھی کم اسی طرح انجیل کے متعلق بھی کیا کرتے ہیں اور پولس کی پہلی رسالت جو کورنتوس کی طرف ہوئی اسکے ساتوین باب کے ۲۵ اور ۲۶ فقرہ میں ہے کہ "لیکن کنواری عورتیں انکے باب میں میری نظر میں کوئی خدا کا حکم نہیں ہے لیکن کبھی مجھے رائے صائب عطا کی جاتی ہے مانند اوس شخص کے جسکو خدا کی رحمت نے امین بنایا ہو تو مجھے خیال ہوتا ہے کہ یہ بات اچھی ہے" یہ ان کا اعتراف دیکھنے کے قابل ہے جو اس بات میں بالکل صریح ہے کہ وہ بغیر الہام اپنی رائے سے شرعی احکام بیان کرتے تھے نہ تو الہام ہوتا تھا نہ وحی۔ بلکہ محض ظن وگمان سے حکم دیا جاتا تھا۔ اسطرح کا آدمی ممکن ہے کہ اسکا ہر مکتوب رسالہ محض گمان اور ظن سے لکھا گیا ہو اور الہام کو اوس سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اگر ہم چاہیں کہ عہدنامہ قدیم وجدید کے عیوب کو لکھیں تو ایک بڑی مبسوط کتاب تیار ہوجائیگی لیکن ہمارے لیے یہی بہت ہے کہ انکی بہت سی عالموں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اونکو ان کتابوں کی تصنیف کرنے والوں کا علم تحقیقی نہیں ہوا۔

آٹھوان سبق - ہمارا قرآن مجید ایسا ہی جسکی نسبت یقینی طور سے رسول اللہ ؐ
کی طرف معلوم ہے کیونکہ اسکی تواتر مین کسی عاقل کو شبہہ نہین ہو کبھی اسکی حافظون
کی تعداد ہر زمانہ مین ہزار ہا سے کم نہین رہی حالانکہ معجزہ بلاغت کو دیکھتے ہوئے
اُسکے الہی ہونے مین شک باقی نہین رہتا اور اگر تمامی قرآن کو کوئی چھان ڈالے
جب بھی اُسمین تخالف کا پتہ ملیگا نہ کفر کی بو آئیگی نہ تناقض نظر آئیگا اور یہ تمام
باتین عہدنامہ قدیم وجدید مین موجود ہین - قرآن مین خدا کی کامل صفتین ملینگی اور
صفات ناقصہ سے اسکا تقدس اور برتری پائی جائے گی اور توحید کی طرف دعوتین
نظر آئینگی اور انبیاء کی عصمت اور پاکیزگی کا بیان ملیگا اور رذیل اور بری باتون
سے اُنکا دامن پاک دکھائی دیگا اور مومنین کی مدحین اور جنت وجہنم کا ذکر اور اچھے
اخلاق کا تذکرہ اور انکا حکم اور پاک چیزون کے حلت اور بری چیزون کی حرمت
اور سیاسی احکام کا بیان اسی طرح کی اور باتین جنکو تمام عقلین پسند کرتی ہین نظر آئینگی
اس لئے اُس خدا کا شکر کہ جسنے ہمکو اسلام کا رستہ بتا کر احسانمند کیا اور ہمین
خاتم المرسلین کی امت سے قرار دیا۔

والحمد للہ اولا واخرا
وباطنا وظاہرا